# مولانا رومی اور مثنوی معنوی کی سہ زبانی تعارفی کتاب ''بشنو'': ایک مطالعہ

ڈاکٹر محمد خاں اشرف

Dr. Muhammad Khan Ashraf

Associate Professor, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

***Abstract:***

*Maulana Roomi and his "Masnavi e Maanvi is a phenomena in Persian language. These have affected the thinking and spirituality all over the Muslim world. Allama Iqbal called Molana Roomi as his Murshad and sought guidance from him in his journey through the poetical worlds. Many books have been written about Maulana Roomi and the significance of his masnavi. The Book under review is "Beshnoo" the command word which is the first word of the masnavi. This book introduces the poetry and philosophy of Maulana Roomi in three languages, i.e. Urdu, English and Persian. Dr. Ashraf in this article analyses this book.*

زیرِ تبصرہ کتاب مولانا روم کی زندگی اور ان کی مثنوی کے تعارف پر مشتمل ہے۔ ذیل میں اس کتاب کا مختصر تعارف اور اس پر تبصرہ پیش کیا جاتا ہے:

کتاب نہایت خوبصورت انداز میں پیش کی گئی ہے۔ دراصل یہ پڑھنے کی کتاب سے زیادہ کافی ٹیبل (Coffee Table) کتاب کے سٹائل میں ہے جہاں اس کی ظاہر خوبصورتی، اعلیٰ کاغذ، بہترین انداز کی تصویریں اس انداز میں پیش کی گئی ہیں کہ اس کو ہاتھ میں اٹھا کر پڑھنے کے بجائے کافی ٹیبل پر رکھ کر ورق گردانی سے زیادہ لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ کتاب کے صفحات پر متن سے زیادہ تصاویر اور لے آؤٹ Layout پر توجہ دی گئی ہے۔ رومی کے بارے میں آج کل جو کتب پیش کی جا رہی ہیں ان میں یہ اچھا اضافہ ہے اور مرتب نے اس کو سکالرز اور طالب علموں کے لیے نہیں بلکہ مقتدر طبقات،

امرا اور متمول افراد کی تفریح کے لیے پیش کیا ہے۔ کتاب کے ساتھ بھیجا گیا مرتب کا خط بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کہ ممبران قومی اسمبلی و سینیٹ کے نام ہے اور جس میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس کتاب کی ''ورق گردانی آپ کو چند لمحوں کے لیے رومی کی محفل میں لے جائے گی۔'' اور اس سے ''آپ مستفید بھی ہوں گے اور رومی کے بارے میں مزید مطالعے کی تحریک بھی ہوگی۔''

کتاب کے مندرجات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ حصے مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تعارف

۲۔ رومی نامہ

۳۔ مثنوی نامہ

۴۔ نے نامہ

اس کے علاوہ ایک حصہ کتابیات کا ہے جس کو مندرجات میں ظاہر نہیں کیا گیا۔

کتاب کا ہر صفحہ تین حصوں میں تقسیم ہے اردو متن، انگریزی متن اور فارسی متن۔ اس کے علاوہ ہر صفحہ پر ایک یا ایک سے زیادہ تصاویر ہیں۔ حوالہ جات صرف انگریزی متن میں دیے گئے ہیں۔ کتاب کا ایک حصہ بلکہ غالب حصہ تصاویر پر مشتمل ہے جو کہ اکثر رومی سے متعلق ڈرائنگ اور پینٹنگز پر مشتمل ہے۔ یہ تصاویر اور ان کی چھپائی نہایت اعلیٰ درجے کی ہے اور ''کافی ٹیبل بک'' کی تعریف پر پورا اترتی ہے لیکن فہرست میں یا کہیں بھی ان تصاویر کا اندراج نہیں کیا گیا۔ اگر کر دیا جاتا تو قاری کی معلومات میں اضافہ ہوتا۔ تصاویر پر کوئی تشریح یا بیان بھی نہیں ہے۔

اسی طرح کتاب کا آغاز مصنف کے لکھے ''ابتدائیہ'' یا Forward سے ہوتا ہے لیکن یہ بھی فہرست مضامین میں شامل نہیں ہے۔

**فصل اول** میں مرتب نے ''رومی کون'' کے عنوان کے تحت رومی کا تعارف کرایا ہے لیکن یہ تعارف سے زیادہ رومی کی اہمیت کے بیان پر مشتمل ہے۔ اس میں فارسی متن کم ہے اور انگریزی متن زیادہ ہے۔ تصاویر اس حصہ کا جزوِ اعظم ہے۔ یہ تعارف صفحہ ٦ سے ۱۹ کو محیط ہے۔

**فصل دوم** کا عنوان ہے: ''رومی نامہ'' جو مولانا کی مختصر سوانح پر مشتمل ہے۔ یہ صفحہ **۲۰** سے صفحہ ۸۷ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں مرتب نے مولانا روم کی سوانح کو بیان کیا ہے۔ یہ بیان بہت ہی اجمالی ہے۔ صرف ان کی زندگی کے اہم حصے بیان کیے گئے ہیں۔ خاص کر رومی کا اپنے والد اور خاندان کے ہمراہ سفر، قونیہ آمد، مدرسہ کی تعلیم، پھر شمس تبریز کا آنا اور مولانا کا ان سے متاثر ہونا۔ لیکن یہ بیان مولانا کی زندگی کے اہم واقعات سے شناسائی کے لیے کافی ہے اور نہایت ہی خوبصورتی سے ان کے روحانی سفر کی واردات کو بیان کرتا ہے جو ان کے مخاطب قارئین کے لیے بہت کافی ہے۔

اسی حصہ میں انھوں نے مولانا کی غزلیات و رباعیات کو بھی شامل کر دیا ہے اور ''دیوانِ شمس

تبریز'' کا خوبصورت تعارف دیا ہے۔ اس کا مطالعہ رومی کی زندگی اور ان کی تعلیمات اور آثار کو بہت اچھی طرح بیان کرتا ہے۔ اسی حصے میں رومی کے بارے میں اقبال، این میری شمل اور دیگر اہم شخصیات کے تاثرات کو بھی بیان کر دیا گیا ہے اور یونیسکو UNESCO کے ''رومی سال'' کا بیان بھی ہے۔

**فصل سوم:** ''مثنوی نامہ'' ہے جہاں مرتب نے ان کی مشہور و معروف ''مثنوی معنوی'' کا تفصیل سے تعارف کرایا ہے۔ انھوں نے بیان کیا ہے کہ کس طرح مثنوی کی تصنیف کا آغاز ہوا اور زندگی کے آخری بارہ سال وہ اس کی تصنیف میں مصروف رہے۔ اس کے صرف ابتدائی اٹھارہ (۱۸) اشعار مولانا کے اپنے ہاتھ سے ہیں۔ باقی ۲۵ ہزار سے زیادہ اشعار مولانا نے اپنے شاگرد اور ساتھی حسام الدین کو املا کرائے تھے۔ اصل مثنوی چھ جلدوں میں ہے اور ہر جلد میں چار ہزار سے زیادہ اشعار ہیں۔ مولانا اپنی ساری زندگی اس کی تصنیف میں مصروف رہے لیکن پھر بھی یہ مثنوی نامکمل ہے۔ مرتب کے نزدیک یہ انسانی زندگی اور روحانی سفر کا استعارہ ہے۔

اس حصہ میں مرتب نے مثنوی کی تعریف، اس کی شکل و شباہت، اس کے مندرجات، اس میں شامل حکایات، واقعات، تفصیلات، علوم، ان کے علاوہ زندگی اور تصوف کے اصولوں کو تشبیہات، امثال اور کہانیوں کے ذریعے بیان کیا ہے جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اہم مسائل کی تشریح کر کے ان کو سمجھانے کا کام کرتی ہیں۔ مثنوی اپنی ہیئت میں شاعری ہے لیکن یہ سعدی کی گلستان کی طرح حقائق کو لطیف انداز میں بیان کرتی ہے۔ یہ حصہ صفحہ ۸۸ تا صفحہ ۱۲۳ ہے۔

مرتب نے واضح کیا ہے کہ یہ مثنوی مولانا روم کی زندگی کے بارے میں تفصیلات پر مشتمل ہے۔

**فصل چہارم:** چوتھا حصہ ''نے نامہ'' پر مشتمل ہے۔ اصل میں اسے بھی مثنوی کے بیان ہی کا حصہ سمجھنا چاہیے۔ '''' نَے'' یا بانسری مولانا روم کی مثنوی میں ایک بنیادی تصور ہے جو ان کی ساری مثنوی میں اسی طرح پھیلا ہے جیسے جسم میں خون۔ مثنوی کا آغاز بھی اسی تشبیہ سے ہوتا ہے۔ ''نَے'' اصل میں انسانی زندگی کا استعارہ ہے، بانس کے جنگل سے ایک بانس کاٹ کر اس سے ''نَے'' بنائی جاتی ہے جو باقی تمام عرصہ اپنے ہجر کی فریاد کرتی رہتی ہے۔ یہ اسی طرح ہے کہ انسان کی روح بھی ''حقیقتِ اولیٰ'' یا ''نورِ ازل'' (دوسرے الفاظ میں اللہ تعالےٰ کا وجودِ مطلق) کا حصہ ہے اور وہ دنیا میں آ کر تمام عمر اپنی جدائی کے غم میں نوحہ کناں رہتی ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے اصل سے مل جائے یعنی اس کو ''حقیقتِ اولےٰ'' کا عرفان حاصل ہو جائے۔ حصہ چہارم صفحہ ۱۲٦ سے ۲۱٦ کو محیط ہے۔ مرتب نے مولانا روم کے اشعار درج کیے ہیں اور ان کو اردو شعروں میں ترجمہ کیا ہے، یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ترجمہ ان کا اپنا ہے یا کسی اور کا۔ اس کے علاوہ ان پر اپنے تاثرات بھی بیان کیے ہیں اور اکثر جگہوں پر دوسرے اشعار مثلاً بلھے شاہ، وارث شاہ اور اقبال کے اشعار بھی درج کیے ہیں۔ کئی جگہوں پر "Reflections"

(افکار) کےعنوان سے بھی ایک دو اشعار درج کر کے ان پر تاثرات درج کیے ہیں۔

Epilogue: اس کے بعد اختتامیہ درج ہے جو انگریزی میں ہے اور اس میں مرتب نے مختصر طور پر اپنے مطالعہ اور موضوع کو بیان کر دیا ہے۔

**مجموعی جائزہ:** یہ ایک نہایت خوب صورت اور دیدہ زیب کتاب ہے جو نہ صرف مولانا روم کی زندگی اور تعلیمات وشاعری کا احاطہ کرتی ہے اور ان کی عظمت کو اجاگر کرتی ہے بلکہ اس سے مرتب کی اس وابستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے جو ان کو مولانا روم اور ان کی تعلیمات سے ہے۔ مولانا روم نے تمام انسانوں کو ''روحِ ازل'' کا جزو قرار دیا تھا اور ان میں محبت، ہمدردی اور وحدتِ حقیقت کے ادراک پر زور دیا تھا ۔معلوم ہوتا ہے کہ مرتب اس پیغام اور مولانا روم کی شاعری سے بہت متاثر ہے اور ان کے اس پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اس میں وہ قرآن پاک، اقبال، دیگر صوفیا اور علما کی تعلیمات سے بھی راہنمائی حاصل کر کے ''رومی'' کی عظمت اور ان سے اپنی وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کافی ٹیبل بک ہے جو رومی کو مقتدر اور متمول گھرانوں کے ڈرائنگ روم کی مرکزی میز تک لے آئی ہے۔ اس میں املا اور ترتیب کے کچھ تسامحات ہیں لیکن کتاب کی خوبصورتی اور مرتب کی لگن اور محبت میں ان کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی ہے۔

☆☆☆

| | |
|---|---|
| کتاب: | بشنو<br>(سن ذرا) |
| مرتب: | ڈاکٹر عزیز علی انجم |
| موضوع: | مولانا رومی اور مثنوی معنوی کا مختصر تعارف |
| پبلشر: | نیشنل یونیورسٹی آف میڈیکل سائنس راولپنڈی۔ پاکستان |
| سال اشاعت: | ندارد |
| قیمت: | 2000 روپے |
| صفحات: | 223 |
| ٹائٹل ڈیزائن: | احسان الحق |
| Layout: | مجیب حیدر |
| چھپائی: | آغا جی پرنٹر اسلام آباد |
| تجزیہ نگار: | ڈاکٹر محمد خاں اشرف |

☆......☆......☆